

رابطہ اول و آخر

آخر الزمانی ہو؟

آخر المکانی ہو؟

تم سے پیشتر کتنے دور آچکے ہوں گے

جانے کتنی تہذیبیں

جانے کس قدر قومیں

آکے جاچکی ہوں گی

کچھ کو جانتے ہو تم

کچھ کو ماننے ہو تم

کچھ سمجھ میں آتی ہیں

کچھ سمجھ نہیں آتیں

کچھ کا رعب ہے اب تک
 کچھ کا شور ہے سب تک
 کچھ کی کھوج ہے اب تک
 کچھ کی موج ہے اب تک

تم سے پیشتر کتنے
 ان گنت زمانے ہیں
 ان گنت زمانوں کے
 ان گنت ترانے ہیں
 زیست کے ہزاروں گر
 ان گنت بہانے ہیں

ہم سے قبل دنیا میں
 کتنی بستیاں ہوں گی

کچھ کی باقیاتِ عام
 کچھ کی باقیاتِ خاص
 کچھ کی کاربن ڈیونگ
 کچھ کی داستانیں پاس
 کچھ عیاں عیاں سی ہیں
 کچھ نہاں نہاں سی ہیں
 کچھ فقط معمہ ہیں
 کچھ فقط کہانی ہیں
 کچھ بیاں سے باہر کچھ
 قابلِ بیاں سی ہیں

فرد فرد تہذیبیں
 ایک ایک نکتے کو جوڑتی ہیں سچ کے ساتھ
 اور چند ایسی ہیں
 جو کہ ہم بیاں بھی ہیں
 خود میں اک نشان بھی ہیں

کوئٹہ کے بت خانے
 کھنڈرات و یروبار
 اکواڈور کے احرام
 چین کے پرانے برج
 انڈونیشیا کے بت
 مصر کے صنم خانے

راز کیا بتاتے ہیں؟
 زیست کے حوالوں کے ساز کیا بجاتے ہیں؟
 کیا ہمیں سکھاتے ہیں؟

فرق فرق خطوں میں
 دور دور ملکوں میں
 خال خال عہدوں میں
 ایک سے حوالے ہیں

ایک سے صنم خانے
ایک سے اشارے ہیں
ایک سے نشانِ زیست
بات کیا بتاتے ہیں

آنکھ دیکھ سکتی ہے
سوچ جان سکتی ہے
ہم نے آج تک بس کچھ حادثات سمجھے ہیں
کچھ ہزار سالوں کے واقعات سمجھے ہیں
اس سے قبل کی تاریخ اب بھی دھلنے والی ہے
بات کھلنے والی ہے
آدمی کی اصلیت، ذات کھلنے والی ہے

آخر الزمانی ہو؟
آخر المکانی ہو؟
خوب دیکھ سکتے ہو

ٹوٹنے کو ہے ترتیب
 ڈوبنے کو ہے تہذیب
 جیسے پہلے ٹوٹی تھی
 جیسے پہلے ڈوبی تھی

آخر الزمانی ہو؟
 آخر المکانی ہو؟
 اول الزماں سمجھو!
 اول المکان سمجھو!

اس سے قبل بھی انسان ایک بار ڈوبا ہے
 اس کے بعد بھی انسان ایک بار ڈوبے گا

جس نے اول و آخر کے نشان جوڑے ہیں
 اس نے ہر مکانی شے سے زمان جوڑے ہیں
 اس نے نسلِ آدم کے ارضی و سماوی راز چشمِ دل سے دیکھے ہیں

آخر الزماں میں ضم
شعبہ گری کے بت اپنے ہاتھ توڑے ہیں

تم بھی اول و آخر کو کرید سکتے ہو
رابط جوڑ سکتے ہو

تم بھی ایسے سارے بت خود سے توڑ سکتے ہو
تم بھی آسماں کے در اور ابلتے چولہے سے پانیوں کے آنے تک
بات موڑ سکتے ہو
ذات موڑ سکتے ہو

تم بھی ایک کشتی کے کیل جوڑ سکتے ہو!